مولانا عبدالحئی بڈھانوی رحمہ اللہ

جناب عبدالرشید عراقی

مولانا عبدالحئی بڈھانوی کا شمار برصغیر کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے داماد تھے۔ اور شاہ صاحب آپ کے پھوپھا بھی تھے۔ مولانا عبدالحئی کے دادا مولانا نوراللہ ایک جید عالم دین تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے اساتذہ میں ان کا نام بھی ملتا ہے۔

مولانا عبدالحئی بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ بچپن بڈھانہ میں گزرا۔ سن رشد کو پہنچے تو تعلیم کی غرض سے دہلی آئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی سے تفسیر، حدیث، فقہ، اور دیگر علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اور ان سے بالخصوص تعلق خاطر رکھتے تھے۔ اور ان کی تبحر علمی، علم وفضل اور ان کے صاحب کمال ہونے کے معترف تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی، مولانا عبدالحئی اور مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی کو اپنے تلامذہ میں ان دونوں کو فضیلت دیتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی اپنے ایک خط بنام منشی خرالدین لکھنوی کو لکھا۔ اس میں آپ نے مولانا عبدالحئی کو شیخ الاسلام اور مولانا شاہ محمد اسماعیل کو حجۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا ہے اور دونوں کو تاج المفسرین، فخر المحدثین سرآمد علمائے محققین کا خطاب دیا ہے۔ اس کے بعد میں حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ دونوں حضرات تفسیر وحدیث، فقہ واصول منطق وغیرہ میں اس فقیر سے کم نہیں ہیں۔ جناب باری کی جو عنایت ان دونوں بزرگوں کے شامل حال ہے اس کا شکر مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا ان دونوں کو علمائے ربانی میں شمار کرو۔ جو اشکال حل نہ ہوں ان کے سامنے پیش کرو۔ بظاہر ان کلمات سے اپنی تعریف نکلتی ہے۔ لیکن امر حق کا اظہار وقفوں پر واجب ہے۔

(سید احمد شہید از مولانا ابوالحسن علی ندوی ۱۲۱)

سید احمد شہیدؒ سے بیعت

۱۲۳۲ھ میں حضرت سید احمد شہید نواب امیر خاں والئے ٹونک کی ملازمت سے استعفیٰ دے کر حضرت سید احمد واپس دہلی تشریف لائے۔ تو دہلی میں آپ کی بہت زیادہ پذیرائی ہوئی۔ مولانا عبدالحئی بڈھانوی، اور مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی آپ سے بیعت ہوئے۔ دہلی میں چند روز قیام کے بعد حضرت سید احمد صاحب نے تبلیغی دوروں کا آغاز کیا۔ ان دوروں میں مولانا عبدالحئی اور مولانا شاہ محمد اسماعیل آپ کے ہمراہ تھے۔

سفر حج

یکم شوال ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء حضرت سید احمد چار سو مردوں اور عورتوں کے ہمراہ حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے۔ اس پورے سفر میں مولانا عبدالحئی اور مولانا شاہ محمد اسماعیل حضرت سید احمد کے ہمراہ رہے۔

سید صاحب کے ارادت مندوں میں سب سے اونچا مرتبہ مولانا عبدالحئی اور مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی کا تھا۔

مرتبہ ومقام

حضرت سید احمد آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ آپ پر شان صدیقت اور مولانا اسماعیل پر شان فاروقی غالب تھی۔ نہایت حلیم اور رفیق القلب تھے۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ:

یہ دونوں بزرگ (مولانا عبدالحئی اور مولانا شاہ محمد اسماعیل) حضرت سید احمد کے جانثار اور یار غار تھے۔ مولانا محمد اسماعیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جوش خروش اور جرات و بہادری سے باطل و بدعت کے خلاف سربکف رہتے تھے۔ اور مولانا عبدالحئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح پروقار، متحمل مزاج اور رقیق القلب تھے اور چٹان کی طرح ان کا ایمان محکم اور مضبوط تھا۔

(تواریخ عجیبہ ص ۲۹۵)

مولانا عبدالحیؒ میں بھی وعظ و تبلیغ کا جذبہ بہت زیادہ تھا ان کا وعظ بڑا موثر ہوتا تھا۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں کہ:

مولانا عبدالحیؒ اور مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی کے وعظ سے لکھنؤ کے مقامی لوگوں میں بڑا انقلاب پیدا ہوا۔ اور ہزاروں انسانوں کی حالت بدل گئی۔ لوگ اٹھ اٹھ کر توبہ کرتے اور نئی ایمانی زندگی میں قدم رکھتے۔

ان حضرات کے وعظ و تبلیغ کا جو اثر لکھنؤ کے عوام پر ہوا۔ اس کو دیکھ کر لکھنؤ کے ایک مشہور عالم اور محدث نے کہا کہ:

میں بھی قرآن و حدیث کا وعظ کہتا ہوں اور یہ دونوں عالم (مولانا عبدالحیؒ اور مولانا اسماعیل) بھی قرآن و حدیث کا وعظ کہتے ہیں مگر میرے وعظ میں دس پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع نہیں ہوتے اور ان کے وعظ میں سارا شہر ٹوٹا پڑتا ہے۔ مسجدوں میں سامعین کو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی۔

(کاروانِ ایمان و عزیمت ص ۱۳)

مولانا عبدالحیؒ شیریں سخن اور ذکی الفہم شخصیت تھے۔ اور سب سے بڑھ کر وہ قاطع بدعت تھے ان کا مقصد وحید احیائے دین اور اعلائے کلمۃ الحق تھا۔ طویل عرصہ تک قرآن و حدیث کی تدریس فرماتے رہے اور حضرت سید احمد کی بیعت کے بعد تادم وفات جہاد فی سبیل اللہ میں سرگرم عمل رہے۔

علم و فضل

مولانا عبدالحیؒ رشد و ہدایت اور تقویٰ و طہارت میں بلند مقام پر فائز تھے۔ مولانا حکیم سید عبدالحیؒ الحسنیؒ لکھتے ہیں کہ:

مولانا عبدالحیؒ بڈھانوی تیز ذہن، مضبوط حافظ، بحث و مطالعہ کتب میں مشغول رہنے والے، شیریں سخن اور فصیح البیان تھے۔ تقویٰ و عمل، تاثیر وعظ اور خواہش دنیا سے بے رغبتی، لباس اور کھانے پینے میں ایثار و قناعت کے سلسلے میں وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ زیادہ تر خاموش رہتے۔ اللہ پر انتہائی توکل کرتے۔ بلا وجہ غایت، باوقار، سنت رسول کے حد درجہ محب، بدعات و رسوم سے دور رہتے تھے۔ نور ایمان نے ان کو ہر طرف سے گھیر رکھا تھا اور عادات صالحین کے حامل تھے۔ ان کی تعریف کی جاتی تو خفگی کا اظہار فرماتے اور نصیحت کی جاتی تو خوش ہوتے قلم ان کے خصائص حمیدہ کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔

(نزہۃ الخواطر ۷/۲۴۹)

وفات

مولانا عبدالحیؒ مرض بواسیر میں مبتلا تھے۔ جس کی وجہ سے طبیعت مسلسل خراب چلی آ رہی تھی۔ بمقام فہر طبیعت زیادہ خراب ہوئی۔ چنانچہ ۸/ شعبان ۱۲۴۳ھ / مطابق ۲۴ فروری ۱۸۲۸ء انتقال کیا۔ مولانا شاہ محمد اسماعیل اور دیگر رفقاء نے غسل دیا۔ حضرت امیر المومنین سید احمد نے نماز جنازہ پڑھائی، اور فہر ہی میں سپرد خاک کئے گئے۔

اللہم اغفرہ وارحمہ ومثواہ الجنۃ الفردوس

اظہار تعزیت

معروف سکالر، کہنہ مشق، صحافی، حضرت مولانا محمد ادریس ہاشمی صاحب، جنرل سیکرٹری جماعت غرباء اہلحدیث پنجاب و چیف ایڈیٹر صدائے ہوش کی ہمشیرہ گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت صالحہ، متقی، پرہیزگار اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ ان کی وفات سے پورے خاندان کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔

ادارہ ترجمان الحدیث تمام لواحقین خصوصا ہاشمی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اظہار تعزیت

جماعت کے مایہ ناز خطیب حضرت مولانا قاری نواز الرحمٰن صاحب خطیب اعظم سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کا 13 سالہ بیٹا اچانک دماغ کی شریان پھٹنے سے انتقال کر گیا ہے۔ مرحوم بہت لائق اور ہونہار بچہ تھ، والدین کیلئے گہرے صدمہ کا سبب بنا ہے۔

قارئین خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس بچے کا نعم البدل عطا فرمائے اور بچے کو آخرت میں والدین کیلئے ذخیرہ بنائے۔

ادارہ ترجمان الحدیث قاری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور اظہار ہمدردی کرتا ہے۔